

تعارف کے لیے مجھے الفاظ نہیں ملتے۔ ایسے ہی اشعار کی وجہ سے جن کی تعداد اس چھوٹے سے دیوان میں کثیر ہے اور اتنی تعداد دوسروں کے ضخیم دیوانوں میں بھی نہیں ملتی، حضرت غالب قابلِ مدح ہیں اور خدا نے سخن کہے جانے کے مستحق“

اے محبوب! آپ کا لطف و کرم تو مدت ہوئی، ختم ہو چکا تھا اور ظلم و ستم کا سلسلہ جاری ہو گیا تھا۔ ہم اس پر بھی خوش تھے کہ تعلق تو بہر حال قائم ہے لیکن اب ہم جفا سے بھی محروم ہو گئے۔ اللہ اللہ! وفا کیشوں کا اس قدر دشمن ہو جانا آپ کے لیے زیبا ہے؟ ایک لفظ بھی "نے" اس پورے مقدر حصے کو واضح کر دیا، جسے صرف سرسری طور پر یہاں پیش کیا گیا ہے۔ پھر دوسرے مصرع میں جو اسلوب بیان اختیار کیا ہے، اس کی ندرت اور تاثیر ذوق سے تعلق رکھتی ہے، لفظوں میں بیان نہیں کی جاسکتی۔

۵۔ لغات - مُبَدِّل : تبدیل کیا گیا۔

دمِ سرود : ٹھنڈا سانس، آہِ سرود۔

تشریح :- ہماری کمزوری اور ناتوانی اس حد پر پہنچ گئی کہ رونے کی کوئی صورت نہ رہی، اس کی جگہ ٹھنڈے سانس لینے اور سرود آہیں بھرنے لگے۔ یعنی رونے نے دمِ سرود کی شکل اختیار کر لی۔ یہ بدیہی واقعہ دیکھ کر ہمیں یقین ہو گیا کہ واقعی پانی شکل بدل کر ہوا کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

۶۔ لغات : انگشتِ حنائی : وہ انگلی، جسے ہندی لگی ہوئی ہو۔

تشریح :- اے محبوب! تیری ہندی لگی انگلی کی یاد کا دل سے مٹ جانا اسی طرح ناممکن ہے، جس طرح ناخن سے گوشت کا جدا ہونا ناممکن ہے۔

۷۔ تشریح :- محبوب کی جدائی کے غم میں روتے روتے مرجانا میرے نزدیک ایسا ہی پر لطف ہے، جیسے موسمِ بہار کا بادل برس کر کھل جائے۔

موسمِ بہار کا بادل برستا ہے تو درختوں، شاخوں، پودوں، فصلوں اور سبزے